

بسم اللہ الرحمن الرحیم



ڈاکٹر جلالی صاحب اور مفتی راشد صاحب

کا اختلاف اور اس کی

شرعی حیثیت

پیشکش: صدائے قلب

13 جولائی 2023ء

کنز العلماء قبلہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب اور مناظر اسلام مفتی راشد محمود رضوی صاحب، یہ دونوں ہستیاں علمائے کرام کا فخر اور سرمایہ اہل سنت ہیں۔ ان دونوں ہستیوں کے مابین جو اختلاف چل رہا ہے، اس سے ہر خاص و عام کو تشویش ہے اور مخلص حضرات یہی چاہتے ہیں کہ یہ بحث ختم ہو جائے۔ انہی حضرات کی دلی چاہت پر یہ ایک مختصر آرٹیکل لکھا جارہا ہے جس میں پہلے اختلاف کی وجہ بیان کی جائے گی اور پھر اس کی شرعی حیثیت بیان کرکے دونوں ہستیوں اور ان کے متعلقین و محبین کی بارگاہ میں کچھ معروضات پیش کی جائیں گی۔

اختلافی پوائنٹ

قبلہ ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب اور مفتی راشد محمود رضوی صاحب کے مابین جو اختلاف ہے وہ ایک آڈیو پر ہے، جس میں جلالی صاحب پیر کرم شاہ کے متعلق بریلی شریف سے جاری ہونے والے کفر کے فتوی پر کلام کررہے ہیں اور کفر کے مسئلہ میں احتیاط بیان کرتے ہوئے قبلہ جلالی صاحب نے اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کلام نقل کیا۔ اس کلام نقل کرنے میں جو جلالی صاحب نے کلمات بولے اس پر راشد رضوی صاحب کو اعتراض ہے۔ جلالی صاحب کی آڈیو اور اس پر مفتی راشد صاحب کا اعتراض آگے آرہا ہے۔

سبحان السبوح کی عبارت

سب سے پہلے قارئین یہ جان لیں کہ

1۔ رسالہ ''سُبحٰن السبوح عن کذب عیب مقبوح'' 1307ھ میں لکھا گیا۔

2۔ رسالہ ''حسام الحرمین'' 1324ھ میں لکھا گیا۔

3۔ رسالہ ''تمہید ایمان بآیات قرآن'' 1326ھ میں لکھا گیا۔

رسالہ ''سُبحٰن السبوح عن کذب عیب مقبوح'' کی وہ عبارت پیش خدمت ہے جو سب سے پہلی لکھی گئی (اور اسی عبارت کو جب تمہید الایمان میں قبلہ جلالی صاحب نے دہرایا تو اس میں فرق آگیا) اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: **"جان برادر! یہ پوچھتا ہے کہ ان کا یہ عقیدہ کیسا ہے اور ان کے پیچھے نماز کا کیا حکم ہے، یہ پوچھ کہ امام و ماموم پر ایک جماعت ائمہ کے نزدیک کتنی وجہ سے کفر آتا ہے۔ حاش للہ حاش للہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہرگز**

ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگرچہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ کے کفر پر بھی ہم حکم نہیں کرتے کہ ہمیں ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے، جب تک وہ وجہ کفر آفتاب سے زیادہ روشن وجلی نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے کوئی ضعیف ساضعیف محمل بھی نہ رہے فان السلام یعلو ولایعلی(اسلام غالب ہے مغلوب نہیں۔) مگر یہ کہتا ہوں اور بیشک کہتا ہوں کہ بلاریب ان تابع ومتبوع سب پر ایک گروہ علماء کے مذہب میں بوجہ کثیرہ کفر لازم۔"

(فتاوی رضویہ، جلد15، صفحہ429، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

کنزالعلماء قبلہ جلالی صاحب کا بیان

قبلہ امام جلالی صاحب کا جو آڈیو بیان ہے جس سے یہ مسئلہ شروع ہوا وہ تحریری شکل میں یہ ہے:

": تمہید الایمان میں اعلی حضرت نے حسام الحرمین کا فتوی چھپنے کے سات سال بعد اعلی حضرت تمہید ایمان میں لکھتے ہیں کہ ان مدعیان جدید کو میں ابھی بھی مسلمان سمجھتا ہوں، ہیں کون رشید گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی، کیا رشید گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی قاسم نانوتوی کو کافر کہہ چکے ہیں جو اعلی حضرت ان کو مسلمان سمجھ رہے ہیں۔ مطلب اس میں آگے من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفر یہ جو دو لفظ ہیں کس بندے کے ہیں، کفر سے مراد کفر مطلق ہے مطلق الکفر ہے۔ یہ ساری بحث مطلب جو دو اور دو چار والے لے کر رٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں کہ اس کا ماخذ کیا ہے بات کرنی کس طرح ہے۔"

قبلہ جلالی صاحب کے اس بیان پر مفتی راشد محمود رضوی صاحب کو اعتراض ہے کہ اس میں جلالی صاحب نے یہ جو فرمایا ہے کہ حسام الحرمین چھپنے کے بعد بھی وہ ان دیوبندیوں کے دو مرتد مولویوں کو مسلمان جانتے تھے۔ یہ بات درست نہیں ہے جس پر جلالی صاحب کو ازالہ کرنا چاہیے۔

جلالی صاحب کے اس آڈیو بیان پر ان کے محبین و متعلقین ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ جلالی صاحب نے آڈیو بیان میں غلطی نہیں کی بلکہ وہی فرمایا ہے جو اعلیٰ حضرت نے لکھا ہے۔ دوسری طرف یہ بھی کہتے ہیں کہ جلالی صاحب نے افکار رضا سیمینار میں اس کا ازالہ کر لیا ہے اور یہ آڈیو بیان نامکمل ہے، یہ آڈیو کافی لمبی تھی جس میں آگے



پیچھے سے کاٹ کر فقط اتنی بات لی گئی ہے۔ جلالی صاحب نے بھی اپنی وضاحت میں افکار رضا سیمنار میں یہی کہا ہے کہ یہ حصہ نامکمل ہے۔

قبلہ جلالی صاحب کی آڈیو پر شرعی کلام

اگر شرعی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو جلالی صاحب کا یہ آڈیو بیان واضح طور پر غلط فہمی پر مشتمل ہے اور یہ جلالی صاحب سے غلطی ہوئی ہے کہ وہ یہ سمجھے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے حسام الحرمین کے سات سال بعد تمہید الایمان میں رشید گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی کو مسلمان کہا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ مزید جلالی صاحب کا اس کلام کے متصل یہ کہنا "**کیا رشید گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی نے قاسم نانوتوی کو کافر کہہ چکے ہیں جو اعلی حضرت ان کو مسلمان سمجھ رہے ہیں۔**" یہ جملہ مزید اس طرف اشارہ ہے کہ جلالی صاحب یہی سمجھ رہے ہیں کہ تمہید الایمان میں اعلیٰ حضرت ان کو مسلمان سمجھ رہے ہیں جبکہ ایسا ہر گز نہیں۔ مکمل تمہید الایمان کی عبارت ملاحظہ ہو:

اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "**اسمعیل دہلوی کو بھی جانے دیجئے، یہی دشنامی لوگ جن کے کفر پر اب فتوی دیا ہے جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی، مسئلہ امکان کذب کے باعث ان پر اٹھتر ۷۸ وجہ سے لزوم کفر ثابت کر کے "سبحان السبوح" میں بالآخر صفحہ ۸۰ طبع اول پر یہی لکھا کہ حاشاللہ حاشاللہ ہزار ہزار بار حاش للہ میں ہر گز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا، ان مقتدیوں یعنی مدعیان جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں اگر چہ ان کی بدعت وضلالت میں شک نہیں اور امام الطائفہ (اسمعیل دہلوی) کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ ہمیں ہمارے نبی نے اہل لاالہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک وجہ کفر، آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کے لئے اصلاً کوئی ضعیف سا ضعیف محمل بھی باقی نہ رہے۔**"

(فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ354، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

تمہید الایمان کی اس عبارت میں بالکل واضح اعلی حضرت فرمارہے ہیں کہ "**جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی**" لیکن جلالی صاحب اس جملے کو چھوڑ گئے اور بقیہ کلام تمہید الایمان کے حوالے سے بول دیا کہ حسام الحرمین کے بعد بھی آپ ان کو مسلمان جانتے تھے۔ جس سے کلام ہی الٹ ہو گیا اور اعتراض کرنے والوں کا اعتراض درست ہو گیا کہ یہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ پر واضح افتراء (بہتان) ہے۔



افکار رضا سیمینار کا شرعی نقطہ نظر سے جائزہ

قبلہ جلالی صاحب نے جو اس آڈیو پر 2013ء میں افکار رضا سیمینار کیا تھا، اس میں اگرچہ یہ سب فرمایا کہ اعلی حضرت کفر کے فتوی میں بہت احتیاط کرتے تھے، پھر اس سیمینار میں تمہید الایمان کی یہی مکمل عبارت بھی پڑھی جس میں یہ واضح پڑھا کہ اعلی حضرت فرماتے ہیں **"جب تک ان کی صریح دشنامیوں پر اطلاع نہ تھی"** لیکن پھر بھی اس کی طرف توجہ نہ کی کہ آڈیو میں مجھ سے یہ لائن بولنے سے رہ گئی تھی۔ آپ پورے سیمینار میں حسام الحرمین کی تائید اور اس پر اپنی خدمات ہی ارشاد فرماتے رہے لیکن شرعا جس بات کا ازالہ لازم تھا اس طرف نہیں آئے۔ بلکہ یہی فرماتے رہے کہ آڈیو نامکمل ہے اور یہ کاٹ کر بیان وائرل کیا گیا ہے۔

بات سیدھی سی ہے کہ جتنی آڈیو لی گئی ہے اس میں تحریف نہیں ہے اور یہ مکمل بھی وائرل کی جاتی تو اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔ ہاں اگر جلالی صاحب نے اسی آڈیو میں آگے یہ فرمایا ہوتا کہ جو میں نے پیچھے کہا ہے کہ اعلی حضرت حسام الحرمین کے بعد بھی ان دیوبندیوں کو مسلمان جانتے تھے یہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے بلکہ میں یہ کہنا چاہتا تھا کہ اعلی حضرت نے حسام الحرمین کے بعد تمہید الایمان میں یہ فرمایا ہے کہ جب تک میں ان کے کفریات پر آگاہ نہ تھا ان کو مسلمان ہی جانتا تھا حالانکہ ان کی کئی گمراہیاں واضح تھیں، تو اس صورت میں یہ کہنا درست ہوتا کہ آڈیو درمیان سے کاٹ لی ہے، آگے ازالہ کر دیا گیا تھا۔

قبلہ امام جلالی صاحب اور ان کے محبین کی بارگاہ میں عرض

کنزالعلماء قبلہ جلالی صاحب اور ان کے متعلقین و محبین بالخصوص مفتی زاہد نعمانی صاحب کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اگر ایک مختصر سا بیان اس بات پر جاری کر دیا جائے کہ جو آڈیو میں یہ کہا گیا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے حسام الحرمین کے سات سال بعد تمہید الایمان میں ان دیوبندیوں کو مسلمان کہا ہے۔ یہ غلطی ہو گئی ہے کہنا یہ چاہیے تھا کہ حسام الحرمین سے پہلے جب تک اعلیٰ حضرت ان کے کفریات پر آگاہ نہیں تھے تب تک ان کو مسلمان جانتے تھے۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ جلالی صاحب سے آڈیو میں تسامح ہوا ہے کیونکہ پہلی بات یہ ہے کہ تمہید الایمان رسالہ حسام الحرمین کے سات سال بعد نہیں بلکہ دو سال بعد لکھا گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمہید الایمان میں جو

سبحان السبوح کے متعلق لکھا ہے اس سے پہلے کفریات پر مطلع ہونے کی صراحت موجود ہے۔ لہذا جلالی صاحب اور ان کے محبین کا کہنا کہ آڈیو اس طور پر درست ہے کہ اس میں وہی کہا گیا ہے جو اعلیٰ حضرت نے فرمایا ہے یہ درست نہیں۔ جلالی صاحب نے اپنی بیان میں ایک اہم لائن چھوڑ دی ہے جس سے مطلب ہی غلط ہو گیا ہے۔

مزید اسی آڈیو میں جو آگے جلالی صاحب نے فرمایا کہ **"کیا رشید گنگوہی اور خلیل انبیٹھوی نے قاسم نانوتوی کو کافر کہہ چکے ہیں جو اعلی حضرت ان کو مسلمان سمجھ رہے ہیں۔"** یہ بالکل واضح ہے کہ جلالی صاحب تمہید الایمان کا ذکر کرتے ہوئے یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس میں اعلی حضرت ان کو مسلمان سمجھ رہے ہیں جبکہ ایسا بالکل نہیں۔

جلالی صاحب کے محبین کا اس بات پر زور دینا کہ جلالی صاحب سے غلطی نہیں ہوئی انہوں نے آڈیو میں وہی بیان کیا جو تمہید الایمان میں ہے اور مزید کہنا کہ افکار رضا سیمینار میں رجوع ہو چکا ہے۔ جلالی گروہ سے عرض ہے کہ ایک مرتبہ تمہید الایمان کی عبارت اور جلالی صاحب کی آڈیو دونوں کو بغور پڑھیں اور سنیں۔ فرق واضح ہو جائے گا۔ نیز اگر جلالی صاحب نے آڈیو میں غلطی نہیں کی تھی تو پھر بعد میں سیمینار میں رجوع کس چیز کا کیا؟ پھر کیا اس سیمینار میں یہ فرمایا کہ مجھ سے آڈیو بیان میں غلطی ہو گئی تھی؟ تمہید الایمان کی ایک لائن مجھ سے چھوٹ گئی تھی؟ سیمینار میں بھی جلالی صاحب یہی ثابت کرتے رہے کہ میں نے وہی کہا ہے جو اعلی حضرت نے فرمایا۔

لہذا یہ بالکل واضح ہے کہ قبلہ جلالی صاحب سے آڈیو بیان میں غلطی ہوئی ہے اور علماء سے غلطی ہو جاتی ہے کہ یہ معصوم نہیں۔ ان غلطیوں کا دفاع نہیں کیا جانا چاہیے بلکہ فورا رجوع کر لینا چاہیے۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "عالم، سے لغزش بھی ہوتی ہے، پھر اس کی لغزش سے بچنے کا حکم ہے نہ کہ اتباع کا۔"
(فتاوی رضویہ، جلد9، صفحہ366، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قبلہ امام جلالی صاحب کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اگر فقط اتنا کہہ دیا جائے کہ آڈیو میں کچھ سبقت لسانی ہو گئی ہے۔ اس سے رجوع کرتا ہوں۔ تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا ورنہ یہ کچھ عرصہ بعد دوبارہ کسی نہ کسی صورت میں نکلتا رہے گا اور اہل سنت کو نقصان ہو گا۔ عوام اس مسئلہ کو جو فقط ایک افتراء ہے اسے کفر اور پتہ نہیں کیا کیا سمجھے گی۔ اہل علم حضرات جب بھی اس کو نیوٹرل ہو کہ دیکھیں گے تو یہی فرمائیں گے کہ شرعا یہ آڈیو بیان واجب الازالہ ہے اور افکار رضا سیمینار کی گفتگو ناکافی ہے کہ اس میں اس جملہ سے بیزاری نہیں کی گئی اگرچہ حسام الحرمین کی تائید کی ہے



اور جلالی صاحب نے کئی دفعہ مختلف مواقع پر اعلی حضرت کا یہی نظریہ پیش کیا ہے کہ وہ ان چاروں دیوبندی مولویوں (قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، خلیل انبیٹھوی اور اشرف تھانوی) کو حسام الحرمین کے بعد کافر و مرتد جانتے تھے۔

یہ اصولی بات ہے کہ اگر کسی شخص سے کسی جگہ کوئی غیر شرعی بات ہو جائے تو جب تک اس کلام کا ازالہ نہیں کرے گا تو تلافی نہیں ہوگی اگرچہ بعد میں ہزار جگہ صحیح عقیدہ و مسئلہ بیان کرے۔ قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس کے بعد واضح طور پر حضور علیہ السلام کو خاتم النبیین کہا لیکن جو کفریہ عبارت تھی جب اس سے رجوع نہ کیا تو کفر کا فتوی آج تک اس پر قائم ہے۔

غیر متعلقہ بحث

اصل بحث یہی ایک آڈیو ہے جس کا اوپر ذکر ہوا ہے اس کے علاوہ بقیہ ابحاث جو مختلف ویڈیوز کی شکل میں آرہی ہیں کہ راشد محمود رضوی صاحب نے قبلہ ڈاکٹر صاحب پر یہ الزام لگایا ہے کہ انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ اعلی حضرت چاروں دیوبندیوں کو مسلمان جانتے تھے، جلالی صاحب کے خلاف اس لیے بول رہے ہیں کہ وہ پیر کرم کو کافر نہیں کہتے یا راشد رضوی صاحب فلاں کو کافر و گمراہ کہتے ہیں کہ انہوں نے پیر کرم شاہ کا جنازہ پڑھا تھا وغیرہ، یہ سب غلط فہمیاں ہیں، مفتی راشد محمود رضوی صاحب کا یہ دعوی نہیں ہے۔ اگر مفتی راشد محمود رضوی صاحب کا یہ مؤقف ہوتا کہ جو پیر کرم شاہ کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے تو وہ کبھی بھی مفتی ہاشم صاحب اور مفتی مشاہد شاہ صاحب کو ثالث نہ بناتے کیونکہ ان دونوں شخصیات کا پیر کرم کے متعلق سکوت ہے۔

باقی یہ کہنا کہ پیر کرم شاہ کا جنازہ فلاں عالم نے پڑھا اس لیے جو حکم جلالی صاحب پر لگ رہا ہے وہی ان علماء پر لگنا چاہیے یہ بات درست نہیں کیونکہ جن علماء نے جنازہ پڑھا ہے ضروری نہیں سب پیر کرم شاہ کے کفر پر آگاہ ہوئے ہوں، پھر جو آگاہ تھے ہو سکتا ہے وہ توبہ کی افواہ پر پڑھنے آئے ہوں۔ البتہ کوئی عالم ہو یا پیر وہ پیر کرم کے کفر پر آگاہ ہونے کے باوجود اس نے نماز جنازہ پڑھی ہے تو اس کا وبال اسی پر ہے۔ باقی جلالی صاحب پر مفتی راشد صاحب کا یہ

اعتراض نہیں کہ وہ پیر کرم کو کافر کیوں نہیں کہتے ،اعتراض یہ ہے کہ پیر کرم کا دفاع کرتے ہوئے آڈیو میں جو اعلی حضرت پر الزام لگایاہے کہ وہ حسام الحرمین کے بعد بھی دو دیوبندیوں کو مسلمان جانتے تھے۔

قبلہ مفتی راشد محمود رضوی صاحب کی بارگاہ میں عرض

قبلہ مفتی راشد محمود رضوی صاحب کی بارگاہ میں عرض ہے کہ آپ کی یہ بات شرعادرست ہے کہ جلالی صاحب سے آڈیو میں شرعی غلطی ہوئی ہے۔ لیکن اس غلطی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کیا یہ کفر ہے یا گمراہی ہے؟ یقینا یہ دونوں باتیں نہیں، یہ ایک افتراء ہے جو گناہ ہے۔ آپ کا ایک دو مرتبہ اس پر آگاہ کر دینا کافی تھا، لیکن ایسا تو نہیں کہ آپ ان کے پیچھے ہی پڑ جائیں اور عام عوام میں اس بات کو ہائی لائیٹ کرنا شروع کر دیں اور عوام جلالی صاحب کے متعلق عجیب وغریب نظریات رکھنا شروع کر دے بلکہ ان کو معاذ اللہ مسلک رضا کا باغی سمجھ لیں۔ پھر جلالی گروپ اس کے رد عمل میں آپ کے خلاف بول رہاہے اور آپ کی شخصیت کو بھی نقصان پہنچ رہاہے۔

کیاجو بھی عالم گناہ کرلے تو اس کے پیچھے آپ اسی طرح پڑ جائیں گے کہ اس گناہ سے رجوع کرو؟ یقینا ایسا نہیں کریں گے تو آپ نے نیکی کی دعوت اور برائی سے منع والا فریضہ ادا کر لیا، اب دوسرا اگر وہ اس کو گناہ ہی نہیں مان رہا تو اس کا وبال ان پر ہے آپ بری الذمہ ہو چکے۔ اب بار بار اس مسئلہ کو چھیڑ کر جلالی صاحب اور اپنی عزت داؤ پر لگانا شرعادرست نہیں۔ اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:” مگر یہ امر و نہی نہ ہر شخص پر فرض نہ ہر حال میں واجب، تو بحال عدم وجوب اس کے ترک پر یہ احکام نہیں بلکہ بعض صور میں شرع ہی اسے ترک کی ترغیب دے گی جیسے جبکہ اس سے کوئی فتنہ اشد پیدا ہوتا ہو۔۔۔بستان امام فقیہ سمر قند پھر محیط پھر ہندیہ میں ہے” ان الامر بالمعروف علی وجوہ ان کان یعلم باکبر رایہ لو امر بالمعروف یقبلون ذٰلك منه ویمتنعون عن المنکر فالامر واجب علیه ولایسعه ترکه ولوعلم باکبر رایه انه لوامرهم بذٰلك قذفوہ وشتموہ فترکه افضل۔۔“

ترجمہ: امر بالعروف کی متعدد قسمیں ہیں، اگر کوئی اپنے غالب گمان کی بناپر سمجھتاہے کہ اگر اس نے امر بالمعروف کیاتو لوگ اس کی بات تسلیم کریں گے اور گناہ سے باز آجائیں گے تو ایسی صورت میں اس پر امر بالمعروف

واجب ہوتا ہے یعنی اسے ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی اور اگر غالب گمان یہ ہو کہ اس کے امر بالمعروف کا الٹا اثر ہو گا لوگ الزام تراشی اور گالی گلوچ سے کام لیں گے تو اس صورت میں امر بالمعروف نہ کرنا افضل ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ160، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

جلالی صاحب کے کلام میں تاویل

باقی جلالی صاحب نے آڈیو میں جو فرمایا کہ ہند والوں کو پاکستان کے حالات کا پتہ نہیں اس لیے انہوں نے تاج الشریعہ کے فتوی پر کلام کیا ہے تو جلالی صاحب کا یہ فرمان یہ ایسا نہیں جو شرعا قابل گرفت ہو کہ پیر کرم کے متعلق شہرت کاذبہ کا ہند والوں کو پتہ ہو یہ ضروری نہیں اور یہی باتیں جلالی صاحب کی آڈیو میں موجود ہیں۔

نیز جو جلالی صاحب نے فرمایا ہے "**من شك فی کفرہ و عذابه فقد کفر۔ یہ جو دو لفظ ہیں کس بندے کے ہیں، کفر سے مراد کفر مطلق ہے مطلق الکفر ہے۔ یہ ساری بحث مطلب جو دو اور دو چار والے لے کر رٹ کر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کو پتہ ہی نہیں کہ اس کا ماخذ کیا ہے بات کرنی کس طرح ہے۔**" اس کلام سے پیر کرم شاہ کو کافر نہ کہنے پر کلام کر رہے ہیں کہ ہر جگہ یہی فارمولہ نہیں لگتا، دیگر بھی لوازمات پورے کر کے کفر کا فتوی لگایا جاتا ہے۔ شرعا اس میں بھی حرج نہیں۔

امید ہے کہ آپ اب اس مسئلہ کو چھوڑ کر اپنی دینی خدمات کی طرف توجہ کریں گے۔ اگر جلالی صاحب کا کوئی محب آپ کے خلاف بیان دے تو آپ اس کو نظر انداز کریں گے تو یہ بیان بازی بند ہو جائے گی۔

